

کیا کسی اسلامی ملک میں اس بات کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیوں کا وجود ہو؛ بعض علمائے دین اس بات کے خلاف ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ اسلام اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتا ہے اور فرقہ بندی سے روکتا ہے۔ متعدد سیاسی پارٹیوں کی تشکیل فرقہ بندی اور انتشار و تفرقہ کی طرف لے جاتا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد:

ہا اپنی اس رائے کا متعدد بار اظہار کر چکا ہے کہ اسلامی ملک کے اندر مختلف سیاسی پارٹیوں کی تشکیل میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ اس ممانعت کے لیے کوئی شرعی دلیل قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ اور بغیر کسی واضح دلیل کے کسی بازنہیز کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ دور پہلی شرط یہ کہ تشکیل پانے والی پارٹی اسلام کو باجمہیت عقیدہ اور اسلامی شریعت کو باجمہیت قانون تسلیم کرتی ہو اور اسلام کے ساتھ اس کا رویہ مماند نہ ہو۔ اجتہادی مسائل میں اگر اس کے نظریات دوسری اسلامی پارٹیوں سے مختلف ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ یہ پارٹی ملک کے اندر اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ کسی ایک سیاسی پارٹی کی تشکیل ہو جو سرے سے اسلامی عقیدہ و شریعت ہی کو نہ تسلیم کرتی ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکام و تعلیمات کا مذاق اڑاتی ہو اور کفر و اجماد کی دعوت دیتی ہو۔

متعدد سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کا مقصد یہ ہے کہ کوئی ایک ہی سیاسی پارٹی پورے ملک کے سیاہ و سپید کی مالک نہ بن جائے اور اپنی من مانی کرتی پھرے اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو۔ اس بات کی شدہ ضرورت ہے کہ برسر اقتدار پارٹی کے علاوہ کوئی دوسری مضبوط پارٹی بھی جو سیاسی اصطلاح میں اپوزیشن میں اپنی طرف سے نہیں پیش کر رہا ہوں بلکہ یہ نظریہ قرآن و سنت کی تعلیمات سے ماخوذ ہے۔ قرآن و سنت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے امراء و حکام کو نصیحت کرتے رہیں۔ مفید مشورے دیتے رہیں اور غلط اقدامات سے انہیں روکنے رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْتُوا عَلَى بَيِّنَةٍ أَوْ كُنْتُمْ أَنْ يَتَّخِذُوا عَدُوًّا لِلَّهِ بِمَا بَغْتَابٍ مِنْهُ" (ترمذی، ابوداؤد)

عالم کو دیکھیں اور اس کی گرفت نہ کریں تو بہت قریب ہے کہ اللہ ان سب پر اپنا عذاب نازل کرے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسند خلافت پر بیٹھے تھے تو لوگوں کے نام اپنے سب سے پہلے خطاب میں یہ بات بھی تمہی کہ مجھے سیدھے راستے پر دیکھنا تو میری مدد کرنا اور مجھے غلط راستے پر دیکھنا تو میری پھڑکنا اور میری اصلاح کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی غلط پالیسیوں پر تنقید کرنا سب سوال یہ ہے کہ دور حاضر میں وہ کون سے وسائل ہیں جن کے ذریعے سے حکومت کی غلط پالیسیوں پر تنقید کی جاسکتی ہے اور اسے نامناسب اقدامات سے روکا جاسکتا ہے؟ اور اپنے مفید و مثبت مشوروں کو حکومت سے منوایا جاسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ تیر و تلوار اور اسلحہ کے ذریعے سے یہ مقصد حاصل کرنا یا زمین مان لے کر ایک طویل تجربے کے بعد اس مقصد کو حاصل کرنے کا ایک ایسا موثر اور پر امن طریقہ تلاش کیا ہے۔ جس کے ذریعے سے بغیر کسی خون خرابے کے حکومت و وقت پر دباؤ والا جاسکتا ہے اور یہ طریقہ ہے ملک کے اندر سیاسی پارٹیوں کا وجود یا کم از کم اپوزیشن پارٹی کا وجود۔

حاکم وقت کے لیے کسی ایک نئے فرد و مخالفت پر قابو پانا اور کھل ڈالنا نہایت آسان کام ہے۔ لیکن اس کی مخالفت پر اگر کوئی مضبوط سیاسی پارٹی ہو تو اس کی آواز کو دہانا حاکم وقت کے لیے ممکن نہیں ہوگا۔ حکومت کو اگر یہ احساس ہو کہ اس کے محاسب اور اس کی گرفت کرنے کے لیے ملک میں اپوزیشن پارٹیاں موجود حقیقت یہ ہے کہ انسان کے وسیع و متنوع ذہن کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے اندر دوسری سیاسی پارٹیوں کا بھی وجود ہو تاکہ برسر اقتدار پارٹی کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جاسکے۔ اس کا محاسب اور اس کی باز پرس ہوتی رہے۔ اسے مفید مشورے ملنے رہیں اور وہ نفع بخش پالیسیوں سے باخبر ہوتی رہے۔ اسے ہلاسیوں کی

بعض سادہ لوح حضرات تصور کرتے ہیں کہ حکومت وقت اگر اللہ کی شریعت کے مطابق کام کر رہی ہو تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے تمام افراد اس حکومت کی تائید کریں اور حاکم وقت کی مکمل اطاعت کریں کیونکہ قرآن کی رو سے اولیاء الاہل سے کہنا چاہوں گا کہ کسی بھی اسلامی ملک کا سربراہ کوئی فرشتہ یا معصوم عن الغلط نہیں ہوتا۔ اس سے بھی غلطیوں کا امکان ہے اور اس کے وزراء اور دوسرے ممبران حکومت سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ سب انسان ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی اچھائیوں اور برائیوں دونوں پر نکتہ

ناہم اس میں ایک قابل ذکر نکتہ یہ ہے کہ اسلامی ملک میں سیاسی پارٹیوں کا وجود شخصی یا علاقائی بنیاد پر نہ ہو۔ مثلاً یہ نہ ہو کہ فلاں شخص کی پارٹی ہے اور وہ فلاں شخص کی پارٹی ہے۔ یہ فلاں علاقہ کی پارٹی ہے اور وہ فلاں علاقہ کی پارٹی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے عصبیتیں جنم لیتی ہیں اور باہمی تفرقہ کی صورت پیدا ہوتی۔ ہونا یہ چاہیے کہ پارٹی کا وجود نظریاتی اور فخری بنیادوں پر ہو۔ کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جانا اور لوگوں کا الگ الگ پارٹیوں میں منتسب ہونا یا عین فطری بات ہے۔ کئی اور ملی مسائل میں بھی لوگوں کے الگ الگ نظریے اور رائے ہو سکتی ہیں۔ اس بنیاد پر ملک کے اندر مختلف سیاسی پارٹیوں کا وجود ایک صحت مند ما

بالکل ہی صورت حال سے سیاسی مسائل میں اختلاف کے نتیجہ میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے وجود سے آئے گی۔ یہ اعتراض کرنا بالکل غلط ہے کہ سیاسی پارٹیوں کے وجود سے ملک کے اندر تفرقہ اور دشمنی جنم لے گی۔ جس طرح قضی مسائل میں اختلاف کے نتیجہ میں مختلف مسلک ہو سکتے ہیں اور ان کے درمیان سیاسی پارٹیوں کے وجود کے سلسلے میں لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ فخر مغربی ممالک کی دین ہے۔ اور ہمیں ان کی تقلید کرنے یا مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

دے کیونکہ ہمیں ہر طرح کی تقلید سے نہیں بلکہ صرف اہم عقیدے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ان چیزوں میں مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے جو غیر قوموں کا وجہ امتیاز ہیں مثلاً عیسائیوں کی طرح صلیب پینا یا ہندوؤں کی طرح پیشانی پر تنگ لگانا۔ جس نے یہ مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم کا فرد شمار کیا جائے گا۔ اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غیر قوموں سے کسی کرمسوریت اختیار کی جائے اور مسجوریت کے تحت متعدد سیاسی پارٹیوں کے وجود کو ناجائز قرار دیا جائے۔ بشرط یہ کہ:

1- اس کا اختیار کرنا ہمارے لیے مفید ہو۔

2- اسے اختیار کر کے اس میں بعض تبدیلیاں لائی جائیں تاکہ یہ چیز ہماری شریعت سے ہم آہنگ ہو جائے۔

حذا ما عذی واللہ اعلم بالصواب

سیاسی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 300

محدث فتویٰ